محض اس علاقہ کو جو تیل کی دولت سے مالا مال ہے۔ اپنے تسلط میں رکھنا تھا۔ آج بھی امریکہ اور اس کے اتحادی حلیفوں کی نگاہ عراق کی تیل کی دولت پر ہے۔ عراق اور مشرق کے تمام باشندے۔ جو گذشتہ صدیوں سے مغرب کے استحصال کا شکار رہے ہیں اب سیاسی طور پر ہوشمند اور باشعور ہیں اور اہل مغرب کی ان عیاریوں کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ ان حالات میں جارج بش کے لئے اپنے مقصد میں کامیاب ہونا بہت مشکل ہے۔

نشستند و گفتند و برخاستند

جکارتہ کی ناوابستہ کانفرنس اس لحاظ سے اہم تھی کہ یہ ایسے پس منظر میں منعقد ہوئی۔ جبکہ عالمی سیاست کا منظر بدل چکا ہے۔ امریکہ دنیا کی واحد بڑی طاقت بن چکا ہے۔ اقوام متحدہ امریکہ اور اس کے مغربی اتحادیوں کی آلہ کار بن چکی ہے۔ ناوابستہ کانفرنس میں طول طویل تقریروں میں نمائندوں نے اس پر زور دیا کہ اب اقوام متحدہ میں ویٹو کا اختیار دوسروں کو بھی ملنا چاہیئے۔ کانفرنس نے جو دستاویز یا اعلان جاری کیا ہے اس میں ہندوستانی ترمیم کے ذریعہ عالمی سطح پر بڑھتی ہوئی دہشت گردی کی شدید مذمت کی گئی ہے۔ ناوابستہ ممالک نے اس پر زور دیا ہے کہ ترقی یافتہ ممالک امداد کے معاملہ میں ان کے ساتھ ہمدردی سے کام لیں۔ یہ سب تقریریں رسمی کارروائی تھیں۔ اس کے سوا کچھ نہیں۔ انگریزی کا ایک محاورہ ہے۔ مانگنے والے، انتخاب کا حق نہیں رکھتے۔ ہم ہر معاملہ میں تو ترقی یافتہ ملکوں کی امداد کے محتاج ہیں۔ آزادی کے بعد گذشتہ چالیس پینتالیس برسوں میں ہم نے کبھی یہ سوچنے کی کوشش نہیں کی کہ ہمیں خود اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی ضرورت ہے۔ قرضوں پر قرضے لیتے رہے۔ اور اسکو ترقی سمجھتے رہے تقریباً تمام ناوابستہ ملکوں کا یہی حال ہے۔

کیا کشمیر کا مسئلہ کبھی حل ہوگا۔ جب کہ یہ پیچیدہ سے پیچیدہ تر ہوتا جارہا ہے پاکستان کی طرف سے پنجاب اور کشمیر میں دہشت گردوں کی ٹھوس امداد سے یہ مسئلہ اور ٹیڑھا ہوگیا۔ اس سلسلہ میں بار بار توجہ دلانے کے باوجود پاکستانی روش میں کوئی فرق

نہیں آیا اگر دونوں ممالک سیاسی مصلحتوں کو بالائے طاق رکھ دیں اور کھلے دل و دماغ کے ساتھ اس مسئلہ پر بات چیت کریں تو یہ مسئلہ آج بھی حل ہو سکتا ہے ۔

احادیث نبوی کا شاندار ذخیرہ اردو زبان میں

ترجمان السنۃ

حضرت مولانا سید محمد بدر عالم صاحب مدنی رح

" ترجمان السنۃ " حدیث شریف کی ایک لاجواب کتاب جس کے ذریعہ سے فرمودات نبوی کا نہایت اہم ، مستند اور معتبر ذخیرہ نئے عنوانوں اور نئی ترتیب کے ساتھ ہماری زبان میں منتقل ہو رہا ہے ۔ اس کتاب میں احادیث نبوی کے صاف و سلیس ترجمہ کے ساتھ تمام متعلقہ مباحث و مسائل کی دلپذیر تشریح و تفسیر جس میں جدید ذہنوں اور ماحول کا بھی احتیاط کیساتھ لحاظ رکھا گیا ہے ۔

جلد اول : جس کے شروع میں ایک مبسوط اور محققانہ مقدمہ بھی ہے جس میں تدوین حدیث کی تاریخ حجیت حدیث اور دیگر اہم عنوانات پر تفصیلی کلام ائمہ حدیث اور فقہائے امت کے ضروری حالات بھی شامل کئے گئے ہیں ۔ یہ جلد کتاب التوحید پر مشتمل ہے ۔

جلد دوم : کتاب الایمان والاسلام کی ۵۰۰ حدیثوں کا ذخیرہ ہے ۔

جلد سوم : کتاب الایمان کے بقیہ ابواب کے علاوہ پوری کتاب الانبیاء آگئی ہے ۔

جلد چہارم : اس جلد میں معجزات سے متعلق تمام احادیث جمع کی گئی ہیں ۔

جلد اول : کتاب التوحید بڑی تقطیع $\frac{29 \times 22}{8}$ صفحات ۵۹۲ ہدیہ غیر مجلد ۱۰۰/- روپے مجلد ۱۲۵/- روپے

جلد دوم : کتاب الایمان والاسلام " ۵۱۲ " ۱۰۰/- " ۱۲۵/- "

جلد سوم : کتاب الایمان کے بقیہ ابواب " ۵۶۰ " ۱۰۰/- " ۱۲۵/- "

جلد چہارم : معجزات کے متعلق احادیث " ۵۱۴ " ۱۰۰/- " ۱۲۵/- "

کامل ہدیہ (۴ جلد) ۴۰۰/- روپے مجلد ۵۰۰/- روپے

پتہ :- ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی ۶

ترتیب مصحف ایک جائزہ

(حافظ سید ظفیر علی دار السلام عمر آباد)

دنیا کے کسی مذہب کا کوئی الہامی صحیفہ صحت میں قرآن مجید کا مقابلہ نہیں کر سکتا ان سب میں کچھ نہ کچھ رد و بدل ہو گیا ہے اور بعض میں تو اتنا تغیر ہو گیا ہے کہ بتانا مشکل ہے کہ اس میں خدا کا کلام کتنا ہے اور انسانی تصرفات کس قدر رہے، یہ امتیاز صرف قرآن مجید کو حاصل ہے کہ پیغمبروں کے خاتم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس حال میں بنی نوع انسانی کے آسمانی دستور اور الٰہی قانون کی آخری شکل یعنی قرآن مجید کو دنیا میں چھوڑ کر تشریف لے گئے من وعن ہو بہو سر مو تفاوت کے بغیر یہ خدائی صحیفہ آج بھی دنیا میں موجود ہے [۱]

قرآن مجید کی کتابت قرآن مجید پورا کا پورا ایک دفعہ میں نہیں بلکہ تھوڑا تھوڑا کر کے نازل ہوا ہے۔ کبھی چند آیتیں ہی اتریں تو کبھی پوری ایک سورت کا نزول ہوا [۲] علامہ سیوطی لکھتے ہیں،

الذی استقری من الاحادیث الصحیحۃ ان القرآن کان ینزل بحسب الحاجۃ عشر آیات وعشر آیات واکثر واقل۔ [۳]

احادیث صحیحہ کے استقرار اور تتبع سے پتہ چلتا ہے کہ وحی کا نزول کسی خاص واقعہ اور ضرورت کے پیش آنے پر ہوتا تھا کبھی پانچ آیتیں کبھی دس آیتیں اور کبھی اس سے کم و بیش آیات نازل ہوتے۔

بہر حال جب بھی کلام الٰہی کا کوئی حصہ نازل ہوتا تو آپ کاتبین وحی کو بلا کر ہدایت فرماتے کہ اس حصے یا اس سورہ کو فلاں سورہ میں فلاں آیت یا فلاں سورہ کے بعد لکھا جائے چنانچہ آپ کی ہدایت اور حکم کے مطابق وہ لکھ لیا جاتا تھا حضرت عثمان رضی کا بیان ہے۔

کان رسول اللہ مما یاتی علیہ — وحی کے زمانے میں رسول اللہ پر متعدد سورتیں نازل

---

[۱] شاہ معین الدین ندوی، معارف ماہ مئی ۱۹۴۹ء، تدوین قرآن مرتب غلام ربانی [۲] قرآن مجید کا تعارف از مولانا صدر الدین اصلاحی [۳] اتقان نوع سادس عشر،

الزمان وھو ینزل علیہ السور ذوات العدد فکان اذا نزل علیہ الشئ دعا بعض من کان یکتب فیقول ضعوا ھذہ الآیۃ فی السورۃ التی یذکر فیھا کذا و کذا۔[1]

ہوتی جب آپ پر کچھ حصہ نازل ہوا کرتا تو آپ کا تبان وحی میں سے کسی کو طلب کرتے اور فرماتے کہ ان آیات کو اس سورہ میں درج کرو جس میں ایسا اور ایسا مذکور ہے۔

اس طرح ایک طرف تو قرآن کی کتابت سرکاری اہتمام میں ہوتی رہتی تھی دوسری طرف بہت سے صحابہ اسے نجی طور پر ضبط تحریر میں لاتے رہتے تھے چنانچہ حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابی بن کعب، حضرت زید بن ثابت، اور حضرت ابو زید وغیرہ نے تو پورا قرآن مرتب و مدون شکل میں لکھ لیا تھا[2]

اس کے علاوہ ان صحابہ کرام کے مصاحف بہت مشہور رہیں، حضرت عائشہ، حضرت حفصہ حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ ابن عباس، حضرت ابی بن کعب،[3]

ان بیانات سے معلوم ہوا کہ رسول اللہؐ کے زمانے میں جتنا قرآن نازل ہوتا وہ قید تحریر میں آجاتا اس طرح آپ کی حیات مبارکہ میں پورا قرآن احاطہ تحریر میں آچکا تھا لیکن پورا قرآن ایک صحیفہ کی شکل میں مرتب و مدون نہیں ہوا تھا، اس کے اجزاء، سورتیں منتشر اور غیر مرتب تھیں دیرعاقولی اپنی کتاب فوائد حضرت زید بن ثابت سے روایت نقل کرتے ہیں۔

قبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم و لم یکن القرآن جمع فی شیئ،[4]

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی لیکن قرآن کسی خاص چیز میں جمع نہیں کیا گیا تھا

امام خطابی فرماتے ہیں۔

وقد کان القرآن کلہ کتب فی عھد

پورے قرآن مجید کی کتابت عہد رسالت۔

---

[1] ترمذی ابواب التفسیر کنز العمال ج ۱ ص ۲۸۱ [2] قرآن مجید کا تعارف [3] کشاف الھدی مرتبہ یعقوب حسن ص ۴۶ بحوالہ بخاری ..... باب تالیف القرآن الاتقان نوع ۱۷ بہ اور ۱۸ تیسیر الوصول کتاب التفسیر۔
[4] اتقان نوع ۱۶

رسول اللہ لکن غیر مجموع فی موضع ہی میں مکمل ہو گئی لیکن اس کے اجزا یکجا نہ تھے اور
واحد ولا مرتب السور[۱] نہ ہی سورتوں کے درمیان کوئی باہمی ترتیب تھی

جمع قرآن (عہد ابوبکرؓ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب عرب میں ارتداد کا طوفان اٹھا اور اس کو فرو کرنے کے لئے صحابہ کرام کو سخت خونریز لڑائیاں لڑنی پڑیں تو ان معرکوں میں ایسے صحابہ کی ایک کثیر تعداد شہید ہو گئی جن کو پورا قرآن حفظ تھا۔ اس سے حضرت عمرؓ کو خیال پیدا ہوا کہ قرآن کی حفاظت کے معاملے میں صرف ایک ہی ذریعہ پر اعتماد کر لینا مناسب نہیں ہے بلکہ الواح قلم کے ساتھ صفحات قرطاس پر بھی اس کو محفوظ کر لینے کا انتظام کر لینا چاہیئے۔ اس کام کی ضرورت انہوں نے حضرت ابوبکرؓ پر واضح کی انھوں نے کچھ تامل کے بعد اس سے اتفاق کر کے حضرت زید بن ثابت انصاری کو اس خدمت پر مامور فرمایا۔ قاعدہ یہ مقرر کیا گیا ایک طرف وہ تمام لکھے ہوئے اجزا فراہم کر لئے جائیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑے ہیں۔ دوسری طرف صحابہ کرام میں سے جس جس کے پاس قرآن یا اس کا کوئی حصہ لکھا ہوا ملے۔ وہ ان سے لے لیا جائے اور پھر حفاظ قرآن سے بھی مدد لی جائے اور ان تینوں ذرائع کی متفقہ شہادت پر کامل صحت کا اطمینان کرنے کے بعد قرآن کا ایک ایک لفظ مصحف میں ثبت کیا جائے۔[۲]

حضرت زید بن ثابت کا بیان ہے۔ فتتبعت القرآن اجمعہ من العسب واللخاف وصدور الرجال[۳] یعنی میں نے قرآن کو پتھر کی باریک سلوں، کھجور کی ٹہنیوں اور آدمیوں کے سینوں سے تلاش کرنا شروع کیا۔

اور امام حارث محاسبی اپنی کتاب فہم السنن میں لکھتے ہیں

کتابۃ القرآن لیست محدثۃ فانہ کان یامر بکتابتہ ولکنہ مفرقا فی الرقاع والاکتاف والعسب فانما امر الصدیق

کہ قرآن مجید کی کتابت کچھ نئی بات نہ تھی خود آنحضرتؐ نے قرآن کے قلم بند کرنے کا حکم دیا تھا لیکن حضور کے زمانے میں مختلف چیزوں یعنی کاغذ، شانہ کی ہڈی

---

[۱] بحوالہ سابق۔ [۲] تفہیم القرآن ج ۱ ص ۲۹

[۳] بخاری ج ۲ کتاب فضائل القرآن

بنسیخها من مکان الی مکان مجتمعا وکان ذلک بمنزلۃ اوراق وجدت فی بیت رسول اللہ فیہا القرآن منتشرا فجمعہا جامع وربطہا بخیط حتی لا یضیع منہا شیء ۔ ۱؎

کھجور کے تختہ پر لکھا ہوا تھا، حضرت ابوبکر نے متفرق جگہوں سے اکو یکجا کرنے کا حکم دیا یہ سب اشیاء یوں تھیں جیسے آنحضور کے گھر میں اوراق منتشر پڑے ہوں اور ان میں قرآن لکھا ہوا ہو ایک جمع کرنے والے (حضرت ابوبکر) نے ان اوراق کو جمع کر کے ایک دھاگے سے باندھ دیا تاکہ ان میں سے کوئی چیز ضائع نہ ہونے پائے ۔

اور حافظ ابن حجر صحیح بخاری کی شرح میں رقم طراز ہیں ۔

وقد اعلم اللہ تعالی فی القرآن بانہ مجموع فی الصحف فی قولہ یتلوا صحفا مطہرۃ الآیۃ وکان القرآن مکتوبا فی الصحف لکن کانت مفرقۃ فجمعہا ابو بکر ۔ ۲؎

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بتادیا کہ قرآن صحیفوں میں مجتمع ہے اور قرآن صحیفوں میں لکھا ہوا موجود تھا لیکن یکجا نہ تھا حضرت ابوبکر نے اسکو یکجا کر دیا

جمع قرآن عہد عثمان میں لیکن رفتہ رفتہ جب اسلام پھیلا اور عرب کے لوگوں نے دنیا کے ایک بڑے حصے کو فتح کر لیا اور دوسری قوموں کے لوگ بھی دائرے اسلام میں آنے لگے اور بڑے پیمانے پر عرب وعجم کے اختلاط سے عربی زبان متاثر ہونے لگی تو یہ اندیشہ ہوا کہ اگر اب بھی دوسرے لہجوں اور محاوروں کے مطابق قرآن پڑھنے کی اجازت باقی رہی تو اس سے طرح طرح کے فتنے کھڑے ہو جائیں گے ان وجوہ سے حضرت عثمان نے صحابہ کرام کے مشورے سے یہ طے کیا کہ تمام ممالک اسلامیہ میں صرف اس معیاری نسخۂ قرآن کی نقلیں شائع کی جائیں جو حضرت ابوبکر کے حکم سے ضبط تحریر میں لایا گیا تھا۔ اور باقی تمام دوسرے لہجوں اور محاوروں پر لکھے ہوئے مصاحف کی اشاعت ممنوع قرار دی جائے ۳؎

۱؎ اتقان نوع ۱۸ البرہان الزرکشی (ج ۱ ص ۲۳۹) ۲؎ مقالات شبلی ج ۱ ص ۷ بحوالہ فتح الباری ج ۶ ص ۱۱
۳؎ تفہیم القرآن ج اول ص ۲۵۔

امام بخاری صحیح بخاری میں ابن شہاب سے ایک روایت نقل کرتے ہیں اس میں یہ حالات ملتے ہیں اور اسی حدیث کا یہ ٹکڑا ہے۔

فارسل عثمان الی حفصة ان ارسلی الینا بالصحف ننسخها فی المصاحف ثم نردها الیک فارسلت بها حفصة الی عثمان فامر زید بن ثابت وعبد اللہ بن زبیر، سعید بن العاص، وعبد الرحمن بن الحارث ابن ھشام فنسخوھا وقال عثمان للرھط القریشیین الثلثة اذا اختلفتم انتم وزید بن ثابت فی شیء من القرآن فاکتبوہ بلسان قریش فانما نزل بلسانھم ففعلوا۔ الحدیث ؎۱

حضرت حذیفہ بن یمان کی بات کو سن کر حضرت عثمانؓ نے حضرت حفصہ کو کہلا بھیجا کہ آپ کے پاس قرآن کے جو صحیفے ہیں وہ ہمارے پاس بھیج دیجئے تاکہ ہم اس کو کتابی صورت میں جمع کریں اور پھر ہم ان کو واپس کر دیں گے انہوں نے وہ صحیفے ارسال کر دیئے حضرت عثمان نے ان چاروں اصحاب کو اس پر مامور فرمایا حضرت عثمان نے تینوں قریشی صحابہ سے کہا کہ جب تمہارے اور زید کے مابین قرآن کی کسی آیت کے بارے میں اختلاف پیدا ہو تو قرآن کو قریش کی زبان میں لکھے کیونکہ قرآن ان کی زبان میں نازل ہوا تھا چنانچہ ان لوگوں نے آپ کے اس حکم کی تعمیل کی۔

صحف صدیقی اور مصحف عثمانی کا فرق | علامہ عینی شرح بخاری میں صحف صدیقی اور مصحف عثمانی کے فرق کی وضاحت کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں۔

ان الصحف ھی الاوراق المحررة التی جمع فیھا القرآن فی عھد ابی بکر وکانت سورا مفرقة کل سورة مرتبة بآیاتھا علی حدة لکن لم یرتب بعضھا اثر بعض فلما نسخت ورتب بعضھا

صحیفہ ان اوراق کا نام ہے جو ابو بکرؓ کے زمانے میں لکھے گئے تھے یہ متفرق سورتیں تھیں جنکی آیتیں مرتب تھیں لیکن خود سورتوں میں باہم کوئی ترتیب نہ تھی۔ پھر جب ان کی نقل لی گئی اور سورتیں آگے پیچھے رکھی گئیں تو اس کا نام مصحف ہوا۔

؎۱ صحیح بخاری
کتاب فضائل القرآن۔

اثر بعض صادت مصحفا ولم یکن مصحفا الا فی عہد عثمان ".[1]

اور یہ حضرت عثمانؓ کے زمانے میں ہوا۔

اور علامہ ابن التین وغیرہ لکھتے ہیں

الفرق بین جمع ابی بکر وعثمان ان جمع ابی بکر کان بخشیۃ ان یذھب من القرآن شیٔ بذھاب حملتہ کانہ لم یکن مجموعا فی موضع واحد فجمعہ فی صحائف مرتبا لآیات سورۃ علی ما وقفہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وجمع عثمان کان لما کثر الاختلاف فنسخ تلک الصحف فی مصحف واحد مرتبا لسورہ واقتصر من سائر اللغات علی لغۃ قریش ۔[2]

حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عثمانؓ کے جمع قرآن میں فرق یہ ہے کہ ابوبکرؓ نے قرآن کو اس خوف کی وجہ سے جمع کروایا تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو حاملان قرآن کی موت کے ساتھ قرآن کا بھی کوئی حصہ جاتا رہے کیونکہ اس وقت تمام قرآن ایک ہی جگہ جمع نہ تھا اسلئے حضرت ابوبکرؓ نے قرآن کو صحف میں اس ترتیب سے جمع کیا کہ ہر ایک سورۃ کی آیات رسولؐ کے ارشاد کے موافق سلسلہ وار درج ہوگئیں اور حضرت عثمانؓ نے وجوہ قراۃ میں بکثرت اختلاف ہونے کی وجہ سے قرآن کی صحف کو ایک ہی مصحف میں سورتوں کی ترتیب کے ساتھ جمع کردیا اور تمام عرب کی زبانی کو چھوڑ کر فقط قبیلہ قریش کی زبان پر اکتفا کیا،

اب یہاں ایک سوال ذہن میں پیدا ہوتا ہے وہ یہ کہ پورا قرآن عہد رسالت میں لکھا جا چکا تھا مگر اس کی آیتیں اور سورتیں یکجا نہ تھیں ۔حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عثمانؓ نے اس کو مرتب فرمایا تو کیا یہ ترتیب توقیفی ہے یا اس میں اجتہاد صحابہ کا دخل تھا۔ اس بحث کو ہم دو حصوں میں منقسم کرتے ہیں (۱) ترتیب آیات ۔ (۲) ترتیب سور۔

ترتیب آیات تمام علماء امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قرآن میں آیتوں کی ترتیب توقیفی ہے بیشمار نصوص اس سلسلہ میں وارد ہوئے ہیں کہ آیتوں کی ترتیب نبی اکرمؐ نے اللہ تعالیٰ ہدایت

---

[1] عینی ج ۹ ص ۳۰۶۔
[2] اتقان نوع ۱۸ و مناہل العرفان فی علوم القرآن ج ۱ ص ۲۵۳۔

کے تحت فرمائی ہے علامہ سیوطیؒ اتقان میں رقم طراز ہیں۔

الاجماع والنصوص المترادفة على ان ترتيب الآيات توقيفي لا شبهة في ذلك اما الاجماع فنقله غير واحد منهم الزركشي في البرهان وابوجعفر في مناسباته وعبارته ترتيب الآيات في سورها واقع بتوقيفه وامره من غير خلاف في هذا بين المسلمين ۔ لہ	اجماع و نصوص اس بات پر دال ہیں کہ سورتوں کے آیات کی ترتیب توقیفی ہے اس میں شبہ کی کوئی گنجائش نہیں ۔ رہے اجماع تو اس کو بہت سارے لوگوں نے نقل کیا ہے ان میں زرکشی اور ابوجعفر ہیں ۔ ابوجعفر بن زبیر کی یہ عبارت ہے کہ قرآنی سورتوں میں آیات کی ترتیب آنحضورؐ کے حکم سے قائم کی گئی ، ہے مسلمانوں کے یہاں اس میں کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا ۔

اس کے بعد علامہ سیوطیؒ نے ان تمام نصوص اور علماء کے اقوال کو بالتفصیل ذکر کیا ہے۔

نصوص واردہ (۱) امام حاکم نے مستدرک میں حضرت زید بن ثابت سے شیخین کی شرط کے موافق یہ حدیث روایت کی ہے۔

کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نؤلف القرآن من الرقاع الحدیث قال البیہقی یشبہ ان یکون المراد به تالیف ما نزل من الآیات المفرقة فی سورہا وجمعہا باشارة النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔ ؎	حضرت زید فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ کے پاس قرآن کو مختلف اشیاء کے ٹکڑوں سے جمع کرتے تھے ۔ امام بیہقی اس کا مطلب بیان کرتے ہیں کہ ٹکڑوں سے نقل کر کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق قرآنی آیات و سور کو مرتب کیا جاتا تھا

(۲) دوسری حدیث حضرت ابن عباس کی ہے جسے امام احمد، ابو داؤد، ترمذی، نسائی ابن حبان اور حاکم نے نقل کیا ہے۔

قال عثمان کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تنزل علیہ السور ذوات العدد فکان اذا نزل علیہ الشئ دعا البعض	حضرت عثمانؓ نے حضرت ابن عباس کے سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ نبیؐ پر مختلف سورتیں نازل کی جاتیں ، جب آپ پر کوئی حصہ نازل ہوتا تو آپ کاتبین

لہ اتقان ج ۱ نوع ۱۸ ، و البرہان فی علوم القرآن للزرکشی ج ۱ ص ۲۵۔
؎ اتقان ج ۱ نوع ۱۸ ۔

من یکتب فیقول ضعوا ھؤلاء الآیات فی السورۃ التی یذکر فیھا کذا و کذا۔[1]
وحی میں سے کسی کو بلاتے اور یہ حکم دیتے کہ ان آیتوں کو اس سورۃ میں رکھو جہاں فلاں فلاں باتوں کا ذکر ہے

امام حاکم نے مستدرک میں اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد فرمایا ھٰذا صحیح الاسناد[2]

(۳) امام احمد نے اسناد حسن کے ساتھ حضرت عثمان بن ابی العاص سے یہ روایت کی ہے

کنت جالسا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ شخص ببصرہ ثم صوّبہ ثم قال اتانی جبریل فامرنی ان اضع ھٰذہ الآیۃ ھٰذا المواضع من ھٰذہ السورۃ ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ الی اٰخرھا۔[3]
میں ایک روز بارگاہ نبوی میں بیٹھا تھا آپ نے نگاہ اٹھائی اور پھر نیچے کر کے فرمایا کہ۔ میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے تھے انہوں نے کہا آیت کریمہ ان اللہ یامر بالعدل الخ کو فلاں سورہ میں فلاں جگہ رکھئے۔

(۴) اسی طریقہ سے امام مسلم حضرت عمرؓ سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں۔

قال ما سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن شیء اکثر مما سالتہ عن الکلالۃ حتی طعن باصبعہ فی صدری وقال تکفیک اٰیۃ الصیف التی فی اٰخر سورۃ النساء ومنھا الاحادیث فی خواتیم سورۃ البقرۃ
حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرتؐ سے کلالہ سے زیادہ کسی چیز کے متعلق نہیں پوچھا یہاں تک کہ آپ نے میرے سینہ پر مارا اور فرمایا تیرے لئے آیت صیف جو سورہ نساء کے آخر میں ہے۔ یا سورہ بقرہ کے آخر کی آیتیں کافی ہیں۔

(۵) نیز حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی وہ روایت بھی ہے جس کو امام بخاری نے روایت کیا ہے

قلت لعثمان والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا قد نسختھا الآیۃ الاخریٰ فلم تکتبھا او تدعھا قال یا ابن اخی لا اغیر شیئا من مکانہ۔[5]
میں نے حضرت عثمانؓ سے کہا یہ آیت والذین یتوفون الخ کو دوسری آیت نے منسوخ کر دیا ہے پھر آپ نے اس کو کیوں باقی رہنے دیا حضرت عثمانؓ نے فرمایا بھتیجے! میں قرآن میں کوئی تبدیلی نہیں کر سکتا۔

---

[1] بحوالہ سابق [2] مستدرک حاکم ج ۲ ص ۲۲۱ [3] اتقان نوع ۱۸۔
[4] بحوالہ سابق۔ [5] اتقان جلد ا نوع ۱۸ و صحیح بخاری ج ۶۔

علامہ زرقانی اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔

فھذا احادیث ایدج من الصبیح فی ان اثبات ھذہ الایۃ فی مکانھا مع نسخھا توقیفی لایستطیع عثمان باعترافہ ان یتصرف فیہ لانہ لا مجال سوائی فی مثلہ۔ [1]

یہ حدیث بالکل واضح ہے کہ حضرت عثمان کو معلوم تھا کہ یہ آیت منسوخ ہو چکی ہے مگر تاہم اس آیت کو اس جگہ سے تبدیل نہ کر سکے کیونکہ وہ اس حقیقت سے آگاہ تھے کہ حضرت جبرئیل سرور کائناتؐ کو ترتیب قرآن سے آگاہ کر چکے ہیں اس لئے اب کسی شخص کو اس میں تبدیلی کا مجال نہیں۔

(۶) صحیح مسلم میں حضرت ابو الدرداءؓ کی یہ روایت مرفوع ذکر ہے

من حفظ عشر ایات من اول سورۃ الکھف عصم من الدجال۔ [2]

جو شخص بھی سورۂ کہف کی ابتدائی دس آیات کو یاد کرے وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا

(۷) اس کے علاوہ بہت سی ایسی احادیث ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہؐ نے متعدد سورتیں صحابہ کرام کو سنایا ہے چنانچہ علامہ سیوطی لکھتے ہیں۔

ومن النصوص الدالۃ علی ذالک اجمالا ماثبت من قراءتہ لسور عدیدۃ کسورۃ البقرۃ وال عمران والنساء فی حدیث حذیفۃ والاعراف فی صحیح البخاری انہ قراھا فی المغرب وقد افلح روی النسائی انہ قراھا فی الصبح والم تنزیل وھل اتی علی الانسان روی الشیخان انہ کان یقرؤھما فی صبح الجمعۃ والرحمٰن فی المستدرک وغیرہ انہ قرأ علی الجن و

کتب حدیث میں ایسی لاتعداد روایات موجود ہیں جن سے ثابت ہے کہ آپ قرآن کریم کی متعدد سورتیں صحابہ کو پڑھ کر سناتے نماز کے دوران یا خطبہ میں مثلاً سورہ بقرہ آل عمران اور نسا، ان سورتوں کا پڑھنا حضرت حذیفہ کی روایت میں ثابت ہے سورہ اعراف صحیح بخاری کی روایت کے مطابق مغرب میں پڑھتے نسائی نے نقل کیا ہے کہ آپ سورۃ قد افلح صبح میں پڑھی ہے سورہ سجدہ اور سورہ دہر کا جمعہ کے صبح میں، سورہ ق کا خطبہ جمعہ میں، سورہ رحمٰن کا جن کے سامنے اور

---

[1] مناہل العرفان فی علوم القرآن ملزرقانی ج ا ص ۲۴۱۔

[2] اتقان نوع ۱۸۔

وفی صحیح مسلم انہ کان یقرأھا فی العید، وانّ النجم فی الصحیح انہ قرأھا علیھم بمکۃ حتی ختمھا فی سور شتی فی المفصل۔

سورہ نجم کا کفار کے پاس مختلف روایات کی روشنی میں آپ کا پڑھنا ثابت ہے

اس کے بعد علامہ سیوطی فرماتے ہیں

تدل قراءتہ صلی اللہ علیہ وسلم بھا بمشھد من الصحابۃ ان ترتیب آیاتھا توقیفی وما کان الصحابۃ لیرتبوا ترتیبا سمعوا النبی یقرأ علی خلافہ فبلغ ذالک مبلغ التواتر۔ ۱؎

صحابہ کی موجودگی میں آپ کی تلاوت اس امر کی صریح دلیل ہے کہ آیات کی ترتیب توقیفی ہے ایسا کبھی نہیں ہوا کہ صحابہ کرام کسی سورت کی آیات کو آنحضورؐ کی ترتیب کے خلاف تلاوت کریں۔ اور یہ ہوا کہ آیات کی ترتیب تواتر کی حد تک پہنچ چکی ہے

اقوال علماء علامہ سیوطی نے مختلف علماء کے اقوال بھی نقل کئے ہیں۔

قال مکی وغیرہ ترتیب الآیات فی السور بامر من النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولما لم یامر بذالک فی اول براءۃ ترکت بلا بسملۃ۔ ۲؎

امام مکی وغیرہ بیان کرتے ہیں کہ قرآنی سورتوں میں آیات کی ترتیب نبی اکرمؐ کی تعلیم و توقیف سے ہوئی اور چونکہ آپ نے سورۂ براۃ کے شروع میں بسم اللہ نہ لکھنے کا حکم دیا اس لئے بسم اللہ نہ لکھا گیا۔

وقال القاضی ابوبکر فی الانتصار ترتیب الآیات امر واجب وحکم لازم فقد کان جبریل یقول ضعوا آیۃ کذا فی موضع کذا۔ ۳؎

قاضی ابوبکر انتصار میں فرماتے ہیں کہ ترتیب آیات یہ امر واجب اور حکم لازم ہے کیونکہ حضرت جبریل آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت دیتے کہ فلاں آیت کو فلاں جگہ رکھئے۔

وقال ابن الحصار ترتیب السور ووضع الآیات مواضعھا انما کان بالوحی کان رسول اللہ

ابن حصار کا بیان ہے کہ ترتیب آیات اور ترتیب سور یہ وحی کے مطابق تھی اس لئے کہ رسولؐ حکم دیتے

۱؎ ایضاً۔ ۲؎ اتقان ج ۱ نوع ۱۸۔
۳؎ حوالہ سابق۔

تول ضعوا کذ و قد حصل الیقین
قد حصل الیقین من النقل المتواتر بھذا
لترتیب من تلاوۃ رسول اللہ وانما
جمع الصحابۃ علی وضعہ ھکذا فی المصحف

فلاں آیت کو فلاں جگہ رکھو اور رسول اللہ
کی تلاوت سے یقین حاصل ہوا کیونکہ یہ نقل متواتر
سے ثابت ہے اور صحابہ کرام نے اس کو اسی ترتیب
پر رکھنے پر اجماع کر لیا۔

تقریباً یہی دلائل اور اقوال علامہ سیوطی کے علاوہ علامہ زرکشی زرقانی مناع القطان علامہ
وسی اور ڈاکٹر صبحی صالح وغیرہ ہم نے پیش کئے ہیں[1]

یک شبہ اور اس کا جواب البتہ حضرت عبداللہ بن زبیر کی ایک حدیث جسے ابن ابی داؤد نے
پی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے اور اس کے علاوہ چند حدیثوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آیتوں کی
وجودہ ترتیب توقیفی نہیں ہے صحابہ نے اس میں اپنے اجتہاد کے ذریعہ کچھ رد و بدل کیا ہے اس
دیث کو ذکر کر کے علامہ آلوسیؒ اس کا جواب اس طرح دیتے ہیں۔

مایدل بظاھرہ من الآثار علی انہ اجتہادی
عارض ساقط عن درجۃ الاعتبار کالخبر
لذی اخرجہ ابن ابی داؤد بسندہ عن
بد اللہ بن الزبیر قال اتی الحرث بن خزیمۃ
ھاتین الآیتین من اٰخر سورۃ براۃ
قال اشھد
نی سمعتھا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم و وعیتھا فقال عمر وانا اشھد
لقد سمعتھما ثم قال لو کانت ثلاث
یات لجعلتھا سورۃ علی حدۃ فانظروا

اور جن احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ ترتیب
آیات اجتہادی ہے تو یہ درجۂ اعتبار سے ساقط ہے ا
جیسے وہ حدیث جس کو ابن ابی داؤد نے عبداللہ بن
زبیر سے روایت کیا ہے کہ حرث بن خزیمہ سورہ براۃ
کی آخری دو آیتوں کو لے کر آئے اور کہا میں گواہی
دیتا ہوں۔
کہ میں نے ان آیتوں کو رسول اللہؐ سے سنا ہے تو حضرت
عمرؓ نے فرمایا میں بھی اس بات پر شاہد ہوں کہ میں
نے ان کو آپ سے سنا ہے پھر کہا کہ اگر تین آیتیں ہوتیں
تو میں اسکو ایک الگ سورۃ بنا دیتا۔ لیکن اب دیکھو

ایضاً
[1] دیکھئے البرہان للزرکشی نوع ۱۴۔ مناہل العرفان ج ۱ ص ۲۴۰۔ مباحث فی علوم القرآن مناع
القطان ص ۱۳۹ علوم القرآن ڈاکٹر صبحی صالح مترجم غلام حریری ص ۱۱۱ اور مقدمہ روح المعانی

اخر سورۃ من القرآن فالحقوھما فی اخر ھما فانہ معارض بما لایحصی مما یدل علی خلافہ بل لابن ابی داؤد لخرجہ خبر یعارضہ ایضا فقد اخرج ایضا عن ابی انھم جمعوا القرآن فلما انتھوا الی الایۃ التی فی سورۃ براۃ ثم انصرفوا صرف اللہ قلوبھم ظنوا ان اخر ما نزل فقال ابی ان رسول اللہ اقرانی بعد ھذا ایتین لقد جاءکم رسول.. لہ

سی احادیث کے معارض ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ترتیب آیات توقیفی ہے بلکہ خود ابن ابی داؤد نے ایک حدیث روایت کی ہے جو اس کے معارض ہے حضرت ابی سے مروی ہے کہ جب وہ لوگ جمع قرآن کے وقت سورہ براۃ کی اس آیت پر پہونچے ثم انصرفوا تو دوسروں کا خیال ہوا کہ یہ آخری آیت ہے تو حضرت ابیؓ نے کہا کہ اللہ کے رسولؐ نے ان دونوں آیتوں کے بعد مجھے یہ آیت لقد جاءکم الخ پڑھائی ہے۔

اسی کو علامہ زرقانی اس طرح تحریر فرماتے ہیں۔

یقولون ھذا الحدیث یدل علی ان ترتیب الآیات لم یکن فی القرآن کلہ بتوقیف انما کان ھوی من الصحابۃ و عن تصرف منھم ولو فی بعض۔

لوگوں کا خیال ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا کہ قرآنی آیتوں کی ترتیب توقیفی نہیں ہے بلکہ ان میں صحابہ کی خواہش اور ان کے تصرف کا دخل ہے گرچہ یہ تصرف بعض آیتوں ہی میں کیوں نہ ہو۔

ونجیب (اولا) بان ھذا الخبر معارض للقاطع وھو ما اجمعت علیہ الامۃ ومعارض القاطع ساقط عن درجۃ الاعتبار فھذا خبر ساقط مردود علی قائلہ (ثانیہ) انہ معارض لما لایحصی من الاخبار الدالۃ علی خلافہ وقد تقدم کثیر منھا بل لابن ابی داؤد نفسہ خبر یعارضہ لہ

اس کا جواب ہم اسطرح دیتے ہیں کہ اولاً یہ حدیث اجماع امت کے معارض ہے اور جو حدیث قاطع کی معارض ہو وہ درجۂ اعتبار سے ساقط ہو جاتی ہے تو یہ حدیث ناقابل قبول ہے اور مردود ہے دوسری بات یہ کہ یہ حدیث ان لاتعداد حدیثوں کے بھی خلاف ہے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آیتوں کی موجودہ آیت توقیفی ہے بلکہ ابن ابی داؤد نے بھی

لہ مقدمہ روح المعانی علامہ آلوسیؒ

لہ مناہل العرفان فی علوم القرآن ص ۲۴۲ ـ